قطعات

مرزا محمود سرحدی

کبھی تو ان کی حسینوں سے شکل ملتی ہے
کبھی پناہ گزینوں سے شکل ملتی ہے
خدا کی شان ہے، وہ ہیں مرے وطن کے جواں
کہ جن کی پردہ نشینوں سے شکل ملتی ہے

☆

کیا بتائیں آپ کو کیا ہے ہمارا ہسپتال
انتظام ایسا کہ بس دل کی کلی کھِل جائے ہے
حادثاتِ اتفاقی کا بھی ہے اک ڈاکٹر
اتفاقی طور پر مل جائے، تو مل جائے ہے

☆

اگر کوچوں میں بھنگی رات کو جاروب کش پاؤ
تو جانو یہ بھی ہے اک شانِ بیداری کمیٹی کی
غلاظت جس سڑک پر جابجا بکھری ہوئی دیکھو
تو سمجھو اس طرف سے گزری ہے لاری کمیٹی کی

☆

کالے چشمے بھی ایک نعمت ہیں
دھوپ میں خوب کام دیتے ہیں
جو نگاہیں ملا نہیں سکتے
رات دن اِن سے کام لیتے ہیں

☆

محتسب سے کہوں، تو کیا جاکر
میری مانند وہ بھی روتا ہے
پہلے ہوتا تھا دودھ میں پانی
آج پانی میں دودھ ہوتا ہے

(اندیشۂ شہر)

مشق

۱۔ شاعر کو نوجوان نسل سے کیا شکایت ہے؟
۲۔ اِن قطعات میں کن معاشرتی برائیوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔
۳۔ مصرعے مکمل کریں۔
(ا) انتظام ایسا کہ بس ....
(ب) اگر کوچوں میں بھنگی رات کو ....
(ج) کالے چشمے بھی ....
(د) آج پانی میں ....
۴۔ جملوں میں استعمال کریں:
دل کی کلی کِھلنا۔ نعمت۔ نگاہیں ملانا۔ محتسب۔ مانند۔
۵۔ قطعہ کسے کہتے ہیں؟ کسی شاعر کا قطعہ لکھیں جس میں شگفتہ پیرائے میں کسی سماجی برائی کا ذکر کیا گیا ہو۔

ہدایت برائے اساتذہ:	طَلَبہ کو اقبالؒ اور اکبر کے چند قطعات لکھوائیں۔